اداریہ

حرف اول

کون نہیں جانتا ہے کہ پاکستان کو اسلام کی خاطر، اسلام کے نام پر بنایا گیا تھا۔ پاکستان بنانے کے لئے جو ان گنت قربانیاں دی گئیں دوشیزاؤں کی گردنیں کٹوائیں گئیں۔ اپنے لخت جگروں کو نیزوں پر لٹکایا گیا۔ وہ صرف اور صرف اسلام کے لئے تھا اور ایک ایسا خطہ حاصل کرنا تھا جس میں اسلامی اصولوں کو عملی جامہ پہنا سکیں۔ چونکہ پاکستان کے حصول کے لئے ایک ہی نعرہ تھا کہ "پاکستان کا مطلب کیا لا الہ الا اللہ" اور اس وقت جتنی بھی تحریکیں تھیں انہوں نے صرف اور صرف اسلام کے لئے اپنے مال و متاع کو قربان کیا۔ غرض کہ پاکستان کی بنیاد، پاکستان کی تعمیر، پاکستان کی تکمیل یعنی مملکت پاکستان درحقیقت اسلام کے لئے اس کے نفاذ کے لئے اور اسی اسلام کی نشرواشاعت و توزیع و فروغ کے لئے تھی حتیٰ کہ پاکستان کو اسلام کا "قلعہ" کہا اور مانا گیا کیونکہ پاکستان کی اساسی نوعیت ان الفاظ سے بیان کی جاتی ہے۔ اسست علی اساس الدین الاسلامی کہ اس کی بنیادوں کو اسلام کے سانچے میں ڈال کر پروان چڑھانے کا عزم کیا گیا تھا۔

لیکن صد افسوس کہ تقریباً نصف صدی ہونے کو ہے لیکن ہنوز یہ خواب شرمندہ تعبیر نہیں ہو سکا اور اگر یہی حالات رہے تو امید کرنا بھی عبث ہے کہ پاکستان کی غرض و غایت کو عملی طور پر دیکھا جاسکے گا۔ بلکہ اس کے برعکس اسی "اسلامی قلعہ" میں جس طرح اسلام سے مذاق کیا گیا، اسلام کی دھجیاں بکھیری گئیں۔ اسلام میں تغیر و تبدل کی ناکام کوششیں کی گئیں اور یہاں تک کہ اسلام کو خطہ ارض سے مٹانے کی کوششیں کی گئیں جو کہ نتیجتاً بے سود نکلیں۔

اسی "اسلامی جمہوریہ پاکستان" میں قرآن پاک کے خلاف جلوس نکالے گئے بلکہ حکمرانوں کی بیگمات نے ان جلوسوں کی قیادت کی اور اسی "اسلامی قلعہ" میں شراب کی درآمدات میں اضافہ ہوا۔

موجودہ اسلامی حکومت کے دور میں

چوری، قتل و غارت، اغوا، ڈکیتی، رشوت خوری اور بدعنوانی کا بازار اتنا گرم ہوا کہ ہٹلر اور ہلاکو خاں جیسے ظالم بھی اگر سنیں تو شرما جائیں۔ اسی اسلامی قلعہ میں "اسلامی حکومت" کے عہد زریں (جو فی الحقیقت عہد تاریک ہے) میں ہمارے آقا و مولا سید الانبیاء رسالت مآب حضرت محمد ﷺ کی سرعام گستاخیاں کی گئیں اور ان کے ارشادات کو واھیات، طعن بازی کا نشانہ بنایا گیا لیکن لاکھوں احتجاج کے باوجود حکومت نے نوٹس نہ لیا بلکہ جو احتجاج میں سب سے پیش پیش نظر آئے تو حکومت اور ان کے چیلے ان کے دین و دنیا میں دراڑیں ڈالنے کے لئے زہریلے تیروں سے بھرا ترکش لے کر ہر موڑ پر تاک میں بیٹھ گئے۔

اسی "اسلامی قلعہ" کی اسلامی مملکت کے دور میں جب توہین رسالت مآب ﷺ کرنے والوں کو پھانسی سے نجات ملی تو ذلت مآب عاقبت نااندیش رذائل کی زبانوں کو بند نہ کیا گیا جو ایک لمحہ کے لئے بھی یہ حروف ادا کرنے سے نہ جھجکیں کہ شکر ہے کہ دو معصوم جانیں بچ گئیں بلکہ ان کو امن و امان فراہم کیا حفاظتی گارڈز مہیا کئے گئے۔

اسی اسلامی قلعہ میں "پاکستان کا مطلب کیا؟ لا الہ الا اللہ" کے نعرے کو بدل کر یہ نعرہ لگا۔

"پاکستان کا مطلب کیا دین چھوڑ کر رشوت کھا"
"پاکستان کا مطلب کیا جو کجھ لبھا جیب وچ پا"

لیکن اس کے انسداد کے لئے حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی۔

اگر یہ گستاخ ماسکو میں بیٹھ کر کمیونزم کے بارے میں اہانت آمیز الفاظ کہتے تو اب تک سائبیریا کے زندانوں میں ہوتے اور ان کی لاشیں برف کی تہوں میں دبی ہوئی ملتیں، لیکن ہماری اسلامی حکومت کے سر پر جوں تک نہ رینگی بلکہ تاسف اس بات پر ہے کہ انہی گستاخوں کو قوم کا ہیرو قرار دیا گیا، اسلام کے خلاف زبان درازیاں کرنے والوں کو "لیڈر" کا نام دیا اور جنہوں نے اللہ کی الوہیت پر واھیات کی بارش کی ان کو "دانشور" کہا گیا۔

ان تمام حقائق سے پتہ چلتا ہے کہ ان گستاخیوں کے مرتکب ملعونوں سے بڑھ کر بد سفلہ اور بدباطن حکمران ہیں جنہوں نے اسلام کی ساخت کو مسخ کرنے میں ان کا ہر ممکن تعاون کیا۔

کیا یہ حکومت مسلمانوں کی غیرت و حمیت کا امتحان لینا چاہتی ہے؟ کیا وہ اپنی عاقبت کے لئے کسی غازی علم الدین شہید جیسے غیرت مند کی منتظر ہے؟ کیا اپنے انگریز اور امریکی آقاؤں کی خوشنودی میں پاکستان اور اسلام کو ختم کرنا چاہتی ہے؟

وہ بھی تو مسلمان تھے جنہوں نے انگریزوں کے دور میں غلامی کے باوجود جرات ایمانی اور غیرت کا جوش دکھایا اور ان کی کوئی بات تسلیم نہ کی حتیٰ کہ اب بھی ہندوستان کے اندر مسلمان محکومی و مجبوری کے باوجود پاکستانیوں سے زیادہ قوت ایمانی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ اگر یہ پاکستان کے علاوہ دوسرے ممالک میں ممکن ہو سکتا ہے تو پاکستان جو کہ "اسلام کا قلعہ" ہے اس میں ممکن کیوں نہیں ہو سکتا؟

اللہ ہمیں اسلام اور پاکستان کے مطلب و مدعا سمجھنے اور اس نعمت کی حفاظت کرنے کی توفیق دے۔ (آمین) کیونکہ ابھی ہمیں اس کی اہمیت نہیں۔ اہمیت اس ہوتی ہے جب کوئی نعمت ہاتھ سے چھن جائے کیونکہ مقولہ ہے "النعمة اذا فقدت عرفت" نعمت جب ہاتھ سے چھن جائے اس وقت اس کی قدر معلوم ہوتی ہے۔

اللهم اهدنا الى صراط مستقيم۔